© rasailojaraid.com

نام کتاب	:	**"شیخ التفسیر والحدیث حضرت العلامہ مولانا عبد السلام رحمۃ اللہ علیہ"**
مرتب	:	راشد علی زئی
ناشر	:	اسد اکیڈمی، میرا کتب خانہ، حضرو (اٹک)
سالِ طباعت	:	۲۰۱۶ء
صفحات	:	۴۴۸
قیمت	:	مجلد، ۵۰۰ روپے
تبصرہ نگار	:	سفیر اختر ۞

دریائے سندھ پنجاب کے ضلع اٹک اور خیبر پختون خوا کے اضلاع صوابی و نوشہرہ کے درمیان حدِ فاصل ہے۔ دریا کے جنوب میں ضلع اٹک کا وہ حصہ جو جرنیلی سڑک تک پھیلا ہوا ہے (تحصیل حضرو کا حصہ ہے)، اور مغرب میں دریا کی رُخ بدلتی گزر گاہ تک چلا گیا ہے، خطۂ چھچھ کے طور پر معروف ہے۔ یہاں کی پنجابی زبان کا اپنا رنگ ہے، اور لوگوں میں دینی مزاج کا نسبتاً زیادہ غلبہ ہے۔ اِس خطے کے مرکزی شہر حضرو میں گڑھی افغانان (ضلع راولپنڈی) سے تعلق رکھنے والے دو علما نے چند مقامی اہل خیر کے تعاون سے ۱۹۷۱ء میں مدرسہ عربیہ اشاعت القرآن کے نام سے ایک دینی تعلیمی ادارے کی داغ بیل ڈالی جو روزِ تاسیس سے اب تک خطۂ چھچھ کی دینی اور سماجی زندگی میں قابل ذکر کردار ادا کر رہا ہے۔

مدرسہ عربیہ اشاعت القرآن کے بانی مولانا محمد صابر اور مولانا عبد السلام تھے، انھیں تدریس میں ایک تیسرے عالم مولانا محمد امتیاز خان کا تعاون حاصل ہو گیا تھا۔ یہ تینوں حضرات تعلیمی مراحل میں کم و بیش اکٹھے رہے تھے اور تینوں نے ایک ہی سال (۱۹۶۳ء) میں جامعہ اشرفیہ۔لاہور سے سندِ فضیلت حاصل کی تھی۔ آغازِ کار میں مولانا محمد صابر نے مہتمم کی ذمہ داریاں سنبھالیں، اور مولانا عبد السلام نے مدرسے کے نظم و نسق کو اپنے ہاتھ میں لیا، مزید بر آں تینوں حضرات تدریس کے فرائض بھی سر انجام دیتے رہے۔ ۲۰۰۲ء میں مولانا محمد صابر کا انتقال ہو گیا

۞ سابق چیف ایڈیٹر، ادارہ تحقیقات اسلامی، بین الاقوامی اسلامی یونی ورسٹی، اسلام آباد۔
(dr.safirakhtar@gmail.com)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

تو مہتمم اور ناظم دونوں کی ذمہ داریاں مولانا عبد السلام کے کندھوں پر آ پڑیں، آپ یہ ذمہ داریاں ادا کرتے ہوئے ۱۳/ اگست ۲۰۱۲ء کو راہی ملک بقا ہوئے، اُن کا منصب اور مسند مولانا محمد امتیاز خان کے حصے میں آئی۔

مولانا عبد السلام کی رحلت پر بعض اخبارات اور جرائد نے تعزیتی مضامین شائع کیے، جنہیں یک جا کرتے ہوئے جناب راشد علی زئی نے اُن کے احباب، اعزہ اور شاگردوں سے درخواست کی کہ وہ ان کے حوالے سے اپنی یادداشت قلم بند کریں، اور یوں زیر نظر کتاب کا لوازمہ وجود میں آیا۔

بانیانِ مدرسہ قلم و قرطاس سے بھی رسم وراہ رکھتے تھے، ان کی بعض تحریریں 'محمد صابر عبد السلام' کے نام سے شائع ہوئی ہیں اور جو قارئین ان حضرات سے شخصی واقفیت نہ رکھتے تھے، وہ 'محمد صابر عبد السلام' کو ایک ہی فرد خیال کرتے رہے، تاہم مولانا عبد السلام نے انفرادی طور پر بھی لکھا، بلکہ ۱۹۶۹ء تا ۱۹۷۱ء کے دو اڑھائی برس انہوں نے دارالعلوم تعلیم القرآن۔ راول پنڈی کے ماہنامہ "تعلیم القرآن" کی ادارتی ذمہ داریاں بھی نبھائیں۔ زیرِ نظر مجموعہ مضامین میں اُن کے چند مضامین اور مکاتیب "تبرکات" کے عنوان سے نقل کیے گئے ہیں۔ (صفحات ۳۸۶ – ۴۱۸)

یہ امر از حد خوش آیند ہے کہ آج راش علی زئی جیسے نوجوان اہلِ قلم معاصر علما و فضلاء کے بارے میں نہایت اہتمام سے تحریریں شائع کر رہے ہیں، اور یہ ذخیرہ اپنے وقت کی تاریخ نگاری کا ایک اہم حصہ ثابت ہو گا۔ زیر نظر مجموعہ مضامین میں موضوع بحث شخصیت کے سوانحی کوائف کے بیان میں کہیں کہیں سنین اور واقعات کا اختلاف پایا جاتا ہے، تاہم قاری، لکھنے والوں کے مقام و مرتبہ کی نسبت سے اہم اور کم اہم تحریروں میں فرق کر سکتا ہے۔ مولانا محمد امتیاز خان، مولانا محمد صابر کے صاحبزادے، اور مولانا عبد السلام کے لواحقین کی تحریریں بالخصوص اہمیت کی حامل ہیں۔

مجموعہ مضامین، مولانا عبد السلام کے حضور میں اُن کے شاگردوں اور احباب کا بھرپور ارمغانِ محبت ہے، اگر کوئی کمی ہے تو صرف یہ کہ کتابت کی اغلاط پریشان کن ہیں۔

❁❁❁❁❁❁

© rasailojaraid.com